روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 10 مئی 2013ء 29 جمادی الثانی 1434 ہجری 10 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 106

صدقہ کیا کرو

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

صدقہ ہمیشہ مال میں اضافہ کرتا ہے پس تم صدقہ کیا کرو اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔

(مسند الربیع جلد1 صفحہ 347 حدیث نمبر:885)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہؐ کے پاکیزہ اخلاق پر یہ بے لاگ تبصرہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ غریبوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، جو نیکیاں مٹ چکی ہیں وہ آپؐ بجالاتے ہیں آپ مہمان نوازی کرتے اور حقیقی مصائب میں لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ (بخاری بدء الوحی)

حضرت نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو انصار مدینہ نہایت اخلاص اور ایثار سے ہدایا اور تحائف پیش کرتے رہے۔ کسی نے دودھ دینے والے جانور پیش کیے تو بعض نے کھجور کے درخت آپ کے لیے وقف کر دیے۔ آنحضور ﷺ ان کو حسب ضرورت اپنے استعمال میں بھی لاتے اور ضرورت مند صحابہ کی حاجت روائی بھی اس سے فرماتے رہے۔

بعد میں جب 4ھ میں یہود بنی نضیر اپنی بدعہدی کے باعث مدینہ سے جلاوطن ہوئے اور ان کے کھجوروں کے باغات بطور خمس آنحضرت ﷺ کے تصرف میں آئے۔ آپؐ ان کے پھلوں کو فروخت کر کے اہل خانہ کے سال بھر کے (بہت محدود) اخراجات خوراک اور غلہ وغیرہ کا انتظام فرما لیتے تھے اور باقی مال جو ضرورت سے زائد ہوتا اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتے تھے۔

(بخاری کتاب النفقات)

ہر چند کہ خمس یعنی اموال غنیمت کا پانچواں حصہ مکمل طور پر آنحضرت ﷺ کے صوابدیدی اختیار پر چھوڑا گیا تھا کہ اسے جیسے چاہیں دینی مقاصد کے لیے اپنی ذات اور اہل وعیال پر نیز رشتہ داروں، یتامیٰ مساکین اور مسافروں پر خرچ کریں۔ مگر آنحضور ﷺ نے کمال احتیاط سے اپنے لیے صرف ضروری سامان معاش پر ہی اکتفا کیا اور جو ضرورت سے بچ جاتا تھا خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ حتیٰ کہ اگلے دن کے لیے بھی بچا کے نہیں رکھتے تھے۔ (ترمذی کتاب الزھد)

رسول اللہ ﷺ حاجت مندوں کی ضروریات کا خود خیال رکھتے تھے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف میں بیان ہے کہ آپؐ چہرہ کے آثار سے ہی ایسے لوگوں کو بھانپ لیتے تھے اور پھر ان کے سوال کرنے سے پہلے ہی از خود ان کی ضروریات ذاتی ایثار کر کے بھی پوری فرماتے تھے۔ اصحاب صفہ اکثر آپ کے احسان وتلطف سے مستفیض ہوتے تھے۔ اصحاب صفہ اور حضرت ابوھریرہؓ کی مہمان نوازی کی وہ مثال کیسی ایمان افروز ہے جب فاقہ مست ابوھریرہؓ بھوک سے بدحال ایک قرآنی آیت کی تفسیر ابوبکرؓ، عمرؓ سے دریافت کرتے پھرتے تھے اور مقصود یہ تھا کہ شاید وہ اس آیت کی عملی تفسیر کے طور پر کچھ کھانے پینے کا سامان کر دیں۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے ابوھریرہؓ کو دیکھ کر مسکرائے اور چہرہ دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ ابوھریرہؓ فاقہ سے ہے آپؐ نے فرمایا ابوھریرہ بھوک لگی ہے چلو میرے ساتھ چلو ابوھریرہؓ ساتھ ہولیے آپؐ دودھ کا ایک پیالہ لائے اور فرمایا کہ جا کر اہل صفہ کو بھی بلا لاؤ۔ اصحاب صفہ وہ مستحق اور غریب لوگ تھے جو مسجد نبوی میں اقامت پذیر ہو کر قرآن وسنت کی تعلیم پاتے تھے۔ رسول اللہؐ اکثر ان کے لیے صدقات بھجوا دیتے اور تحائف میں بھی انہیں شریک کرتے۔ اس موقعہ پر بھی آپؐ ان اصحاب صفہ کو نہیں بھولے۔ پہلے انہیں دودھ پیش کیا پھر ابوھریرہؓ کو خوب سیر کر کے آخر میں خود نوش فرمایا۔ (بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ)

(ترجمہ از: اسوہ انسان کاملؐ۔ مرتبہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

حضور انور کے خطبات جمعہ

(امریکہ وکینیڈا کی سرزمین سے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ اور کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔ اس دوران حضور انور کے خطبات جمعہ مورخہ 10، 17 اور 24 مئی درج ذیل پاکستانی وقت کے مطابق ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوں گے۔ احباب ان سے استفادہ فرمائیں۔

11 اور 18 مئی 2013ء

1:30 am بجے رات

25 مئی 2013ء

12:30 am بجے رات

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

نعمت کا شکر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں...... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔''

(خطبات نور ص 131)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013)

سفارشات مجلس شوریٰ 2013 کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں (nazarat.markazia@gmail.com)۔ 5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔''

(خطبات شوریٰ جلد 2 صفحہ نمبر 21)

خطبہ جمعہ 12 اپریل 2013ء

س1: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن کریم کی کونسی آیت کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ کیا ہے؟

س2: انتظامی لحاظ سے جماعت میں اس سال کی کیا اہمیت ہے؟

س3: جماعت میں انتخابات کتنے سال بعد ہوتے ہیں؟

س4: بڑی جماعتوں میں انتخاب کا طریق کار کیا ہے؟

س5: جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے کس قسم کے احباب کا انتخاب ضروری ہے؟

س6: قرآن کریم میں عہدیداروں کو کیا توجہ دلائی گئی ہے؟

س7: حضور انور نے قرآن کریم کی رو سے رائے دہی کا حق رکھنے والوں کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی ہے؟

س8: (عہدیداران کے انتخابات کے ضمن میں) خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کیلئے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

س9: کیا اللہ تعالیٰ کے حضور ووٹ دینے والوں کی بھی جواب طلبی ہوگی؟

س10: اگر ووٹ دینے والوں کو کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

س11: مومنین کی جماعت جب دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو خدا تعالیٰ سے ان کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

س12: انتخاب کے موقع پر جماعتی روایت کیا ہے؟ اور اس کا کیا فائدہ ہے؟

س13: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی نظام میں رائے دہندگان کو کیا نصیحت فرمائی؟

س14: کیا ملکی امیر کثرت رائے سے اختلاف کا حق رکھتا ہے؟

س15: ملکی امیر کو کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

س16: کن ملکوں کے نیشنل امیر کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہوں تو اس کی اجازت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لیں؟

س17: تمام ممالک کی نیشنل عاملہ کی منظوری کہاں سے لی جاتی ہے؟

س18: جن عہدوں کی نامزدگی ہوتی ہے ان کے بارے میں امراء اور صدران کی کیا ذمہ داری ہے؟

س19: کیا کسی اہل شخص کو کسی خدمت سے اس وجہ سے محروم کر دینا چاہیے کہ وہ کسی عہدیدار کا رشتہ دار ہے؟

س20: حضور انور نے تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

س21: جماعتی خدمات میں کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

س22: اگر عہدیدار عدل اور انصاف سے فیصلے نہیں کریں گے تو کیا ہوگا؟

س23: حضور انور نے منتخب ہوجانے کے بعد عہدیداران کی کیا ذمہ داری بیان فرمائی ہے؟

س24: حضرت مسیح موعود نے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ ...... کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

س25: جماعت میں عہدوں کی پابندی کا معیار کس طرح بلند ہوگا؟

س26: معاہدوں کو پورا کرنے کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا نصیحت فرمائی؟

س27: حضور انور نے ''عہد'' کی کیا تفصیلات بیان فرمائی؟

س28: معاشرے کی خوبصورتی کے قیام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ضروری قرار دیا ہے؟

س29: ولا تلمزوا کے کیا وسیع معنی ہیں؟

س30: لا تنابزوا بالالقاب فرما کر قرآن کریم نے کیا توجہ دلائی ہے؟

س31: اپنے جذبات پر کنٹرول نہ رکھنے والے عہدیدار، کمزور ایمان والوں کے لئے کس قسم کی ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں؟

س32: جماعتی اموال کے خرچ کے سلسلہ میں حضور انور نے عہدیداران جماعت کو کیا توجہ فرمائی ہے؟

س33: جماعتی اموال کے خرچ کے سلسلہ میں حضور انور نے عہدیداروں کو کیا توجہ دلائی ہے؟

س33: ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مومن اور خاص طور پر عہدیداروں میں کیا خوبیاں ہونی چاہیے؟

خطبہ جمعہ 19 اپریل 2013ء

س1: خطبہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی کن آیات کی تلاوت فرمائی اور کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

س2: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقویٰ کا حق یا تقویٰ کی کیا شرائط بیان فرمائی ہیں؟

س3: اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکل جانے کی صورت میں کیا انجام ہوگا؟

س4: ایک مومن کو کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے؟

س5: تقویٰ سے عاری لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا فرمان ہے؟

س6: خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں سے خدا کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

س7: احمدیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا نصیحت فرمائی؟

س8: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملنے والے خط میں غیر از جماعت احباب نے کیا اظہار کیا؟

س9: ایک غیر از جماعت کو اس کے دوست نے کیا کہا؟

س10: جماعت احمدیہ پر مظالم کے باوجود افراد جماعت کا نمونہ کیا ہے؟

س11: جماعت احمدیہ کی ترقی کی وجہ کیا ہے؟

س12: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں سے اللہ کا کیا سلوک ہوتا ہے؟

س13: امیر تیمور کون تھا اور اس کا اصول کیا تھا؟ خلاصۃً بیان کریں؟

س14: موجودہ دور کے علماء کیا کر رہے ہیں؟

س15: رسول کریم ﷺ نے جنگوں میں کن چیزوں سے منع فرمایا؟

س16: اس زمانے کے کونسے حالات ہیں جو اس وقت ضرورت امام کا تقاضا کر رہے ہیں؟

س17: دنیا میں خدا کی طرف سے آنے والا کیا کام کرے گا؟

س18: موجودہ زمانے کے علماء عوام کو کن باتوں میں الجھا کر احمدیت سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

س19: چودھویں صدی میں آنے والے موعود نے کیا کام کئے اور ان کاموں کے کیا ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں؟

س20: حضرت مسیح موعود کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا انذاری نشان ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں؟

س21: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ان آفات میں عامۃ الناس کی کیا ذمہ داری ہے؟

س22: (دین حق) کی تعریف کریں؟

س23: حقیقی مومن کا کیا فرض ہے؟

س24: اللہ تعالیٰ کی تقدیر کیا ہے؟

س25: حضرت مسیح موعود کی کیا خواہش تھی؟

س26: دین کامل کی مثال اللہ تعالیٰ نے کیا بیان فرمائی ہے؟

س27: حضرت مسیح موعود نے عوام الناس کو کیا نصیحت فرمائی؟

س28: طاعون کے بارہ میں حضرت مسیح موعود پر اللہ تعالیٰ نے کیا کلام نازل فرمایا؟

س29: پیشگوئیوں میں آخری زمانہ میں آنیوالے خلیفہ سے انحراف کرنیوالوں کا اللہ تعالیٰ نے کیا نام رکھا ہے؟

س30: احادیث میں آخری زمانہ میں آنیوالے خلیفہ کو کس نام سے تعبیر کیا گیا ہے؟

س31: حضرت مسیح موعود کے ذوالقرنین ہونے سے کیا مراد ہے؟

س32: حضرت مسیح موعود کو ماننے والی جماعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

س33: حضرت مسیح موعود نے اپنے نہ ماننے والوں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

س34: حضرت مسیح موعود نے اپنی تائید میں نازل ہونے والے کونسے نشانوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا؟

س35: حضرت مسیح موعود نے عامۃ (......) کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

س36: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عامۃ (......) کیلئے کیا دعا کی؟

س37: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے لئے کیا دعا کی؟

س38: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخر میں دو وفات یافتگان کا ذکر فرمایا ان کے اسماء کیا ہیں؟

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ملک محمد اعظم صاحب

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب کا ذکر خیر

علم نواز شخصیت، بے لوث خدمت کرنے والے نافع الناس وجود تھے

برادرم محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم ربوہ جو اپنے اکلوتے بیٹے عزیزم مکرم وجاہت احمد صاحب کے پاس اپریل 2000ء سے برطانیہ میں مقیم تھے۔ مورخہ 15 نومبر 2009ء کو قریباً دو بجے دوپہر ہسپتال میں ہفتہ عشرہ زیر علاج رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ 26 دسمبر 1935ء کو قادیان دارالامان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی مکرم ماسٹر چراغ دین صاحب تھا جو عارف والا ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ ہائی سکول میں استاد تھے۔ برادرم بشارت احمد صاحب نے میٹرک عارف والا سے ہی پاس کیا۔ پھر ایف اے بی اے کے بعد بی ایڈ لاہور سے پاس کیا۔ 1960ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے بطور انگلش ٹیچر ملازمت کا آغاز کیا۔ چونکہ ابتداء سے ہی بہت محنتی تھے اس لئے دوران ملازمت ایم اے پھر ایم ایڈ پاس کر لیا۔ ملازمت کے دوران زندگی وقف کر دی مگر ارشاد ہوا کہ جب ضرورت ہوگی تو بلوا لیا جائے گا۔ یوں ساری عمر زندگی وقف کے طور پر گزار دی۔ 1961ء میں نظام وصیت سے منسلک ہو گئے اور تادم واپسیں اس عہد پر پوری طرح کاربند رہے اور ادائیگی کا بروقت التزام رکھا۔ ایک بار افریقہ جانے کا پروگرام بنایا۔ پوری تیاری کر لی۔ تمام کاغذات مکمل کر لئے پھر اپنی والدہ محترمہ سے افریقہ جانے کی اجازت چاہی مگر والدہ صاحبہ نے اپنے لخت جگر کو اپنے سے جدا ہونے کی اجازت نہ دی تو اپنی پیاری والدہ صاحبہ کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ یوں اپنی والدہ محترمہ کی اطاعت میں تمام کاغذات پھاڑ دیئے اور بخوشی اپنا ارادہ ترک کر دیا اور ساری عمر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ملازمت میں گزار دی۔

محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ساری زندگی اپنوں اور غیروں کی خدمت میں گزار دی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تدریس سے اپنی خدمت کا آغاز کیا اور خوب اپنے فرائض منصبی کا حق ادا کیا۔ پھر 1972ء میں جہاں ملک کے تمام تعلیمی ادارے قومی تحویل میں لے لئے گئے وہاں ہمارے ادارے سکولز و کالجز بھی قومی تحویل میں چلے گئے۔ تقریباً 10 سال تک تو ہمارے سکول میں احمدی اساتذہ کی اکثریت رہی اور تعلیمی نتائج بہترین اور مثالی آتے رہے۔ بعدۂ غیر از جماعت اساتذہ کی تعداد بڑھ گئی اور کئی احمدی اساتذہ کو ٹرانسفر کر دیا گیا۔ کئی ریٹائر ہو گئے۔ 1985ء میں پورے پنجاب میں سب سے زیادہ ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے سینئر اساتذہ کو ہیڈ ماسٹر بنا کر باہر بھجوا دیا گیا جن کی تعداد آٹھ تھی۔ ان سینئر اساتذہ میں مکرم بشارت احمد صاحب بھی تھے جنہوں نے ربوہ سے باہر جانا گوارا نہ کیا اور ہیڈ ماسٹر شپ لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد بھی کئی بار آرڈر آئے مگر ہر دفعہ انکار کر دیتے۔

خاکسار کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ دل کی بات کہہ لیتے تھے۔ ایک دفعہ خاکسار نے عرض کیا کہ احمدی تو جہاں جاتا ہے یا جہاں جائے گا جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ آپ بھی کسی سکول میں چلے جائیں۔ گویا ہوئے کہ ایک تو میں خود باہر سے ربوہ کے روحانی اور پاکیزہ ماحول میں آیا ہوں اور یہاں سے از خود ہرگز باہر جانا نہیں چاہتا۔ دوسرا یہ کہ ہیڈ ماسٹر شپ کے صرف 50 روپے زائد الاؤنس ملتا ہے۔ لوگ تو آنے بہانے سکول کے فنڈز ہڑپ کرتے ہیں اس لئے ہیڈ ماسٹر لگنے کی تگ و دو کرتے ہیں مگر احمدی تو ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں مرکز سے باہر نہیں جانا چاہتا۔ سکول میں اور سکول سے باہر ہر جگہ ہر دلعزیز تھے۔

ہر ایک کے کام آنا گویا اپنے اوپر فرض کر رکھا تھا۔ کوئی موقعہ کوئی لمحہ ایسا نہ آیا کہ کسی نے کوئی کام کرنے کو کہا اور آپ نے انکار یا معذرت کی ہو۔ نہایت نافع الناس وجود تھے۔ ملک میں تعلیمی انحطاط تو تھا ہی لیکن 1985ء کے بعد ہمارے ادارہ میں بھی تعلیمی انحطاط شروع ہو گیا۔ سکول میں اساتذہ کی تعداد قریباً 55 تک پہنچ گئی جن میں چوتھائی حصہ احمدی اساتذہ پر مشتمل تھا۔ آئے دن سکول میں مذہبی منافرت اور سیاسی دنگل شروع ہو گیا۔ افسران بالا بھی تنگ آ گئے۔ احمدی اساتذہ کی زندگی اجیرن بنا دی گئی۔ ہر موقعہ بے موقعہ احمدی اساتذہ کے خلاف شکایات کے انبار لگا دیئے گئے مگر ایک ہمارے ماسٹر بشارت احمد صاحب کی ہر دلعزیز شخصیت تھی کہ شدید دشمن بھی آپ پر انگلی نہ اٹھا سکتا تھا کیونکہ آپ نہایت ملائم اور دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ دوسرا یہ کہ سکول کے تمام جملہ امور سے گہری واقفیت رکھتے تھے جن سے اپنے تو خیر غیر بھی آپ سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ یعنی سرکاری چٹھیات کا پڑھنا۔ ان کا مناسب اور درست جواب دینا۔ سروس بکیں مکمل کرنا۔ تنخواہوں کے بل بنانا، فنڈز کا حساب کتاب رکھنا، سرکاری آڈٹ کروانا، قبض الوصول درست حالت میں رکھنا۔ جائننگ اور فراغت رپورٹیں تیار کرنا۔ نقشہ انضباط اوقات (ٹائم ٹیبل) تیار کرنا۔ مختلف اقسام کے پرفارمے پُر کرنا۔ پنشن کیس تیار کرنا گویا لاتعداد امور تھے جو آپ تنہا نپٹاتے حتیٰ کہ ہیڈ ماسٹر سٹاف کی ACR تک آپ سے لکھواتے۔

آپ میں ایک یہ خوبی نمایاں تھی کہ آپ ہر ایک کے اعتماد پر پورا اترتے تھے۔ قریباً 1980ء کے بعد کسی احمدی استاد کو ربوہ میں ہیڈ ماسٹر نہ لگنے دیا گیا۔ جب کوئی احمدی ہیڈ ماسٹر بنتا یا ہیڈ ماسٹر بننے کی اہلیت پر یہاں پروموٹ ہوتا تو مخالفت کا طوفان کھڑا ہو جاتا لیکن ایک بشارت احمد صاحب تھے کہ جن کو ہیڈ ماسٹر بننے کی کوئی تمنا نہ تھی بلکہ سکولوں کے متعلقہ جملہ امور سے گہرا اور ٹھوس علم ہونے کی بنا پر ہیڈ ماسٹر آپ کی مدد اور راہنمائی کے محتاج ہوتے۔ خاکسار نے بارہا دفعہ دیکھا کہ سکول کے بعد بھی آپ کے گھر پر استادوں، استانیوں حتیٰ کہ ہیڈ ماسٹروں کا تانتا بندھا رہتا۔ کوئی سرکاری چٹھی کا جواب لکھوانے آ رہا ہے تو کوئی بقایا کا بل بنوانے آ رہا ہے۔ کوئی اپنی سروس بک مکمل کروانے آ رہا ہے تو کوئی انکوائری رپورٹ میں راہنمائی لینے آ رہا ہے۔ المختصر یہ کہ آپ سرکاری امور میں ید طولیٰ رکھتے تھے بلکہ ہرفن مولا تھے۔ اس لئے سکول میں ہر احمدی استاد کی مخالفت ہوتی تھی مگر یہ واحد احمدی استاد تھے کہ جن کا نمونہ مثالی تھا اور ہر ایرے غیرے کے بھی کام آیا کرتے تھے یہ امر بھی واضح کرتا چلوں کہ یہ ان کی کسی اخلاقی کمزوری کی وجہ سے یا کسی ممکنہ افتاد کے خوف کی بنا پر ہرگز نہ تھا۔ احمدیت کے لئے تو آپ ہر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ احمدیت کے دفاع میں تو آپ برہنہ تلوار تھے۔ کسی کو جرأت ہی نہ ہوتی کہ آپ سے احمدیت پر بحث مباحثہ کرے۔ ایک تو آپ بڑے بلند اخلاق تھے دوسرا آپ نہایت درجہ شریف النفس تھے۔ تیسرے یہ کہ معاند ایسی بات آپ سے خود غرضی کی وجہ سے بھی نہ کرتا تھا کہ اگر انہوں نے برا منایا تو کل کو ہمارے ضروری کام کون کرے گا۔ بہرحال سکول کے عرصہ میں آپ نے نہایت بھرپور خدمت خلق میں ساری سروس گزاری اور دسمبر 1995ء میں نہایت عزت و احترام سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اساتذہ برادری ہمہ وقت گھر پر آ کر ان سے اپنے کام نکلوایا کرتی تھی۔ باہر کی دنیا ایسے کاموں کا معقول معاوضہ بٹورتی تھی مگر آپ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کام کرتے تھے۔

آپ میں یہ خوبی تھی کہ باوجود دن رات کام کا خاصا بوجھ ہوتا مگر آپ ہمیشہ خندہ پیشانی سے ہر ایک کا کام کر دیتے تھے۔ کبھی طبیعت ناساز ہو تو بھی انکار نہ کرتے تھے بلکہ کہتے کہ فائل رکھ جائیں۔ کل آ کر لے جانا، رات کو کر رکھوں گا۔ طبیعت بھی بڑی سادہ اور قناعت والی پائی تھی۔ سبھی کی خدمت کر کے خوش ہوتے کبھی ماتھے پر بل نہ آنے دیا۔ خاکسار اکثر دفعہ حیران ہوتا کہ ان کے گھر والے بھی نہیں اکتاتے کہ ایک نے دستک دی۔ وہ ابھی بیٹھک میں بیٹھا ہی ہے کہ دوسرا آ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی بندی ان کی بیگم نے بھی ان کو خدمت خلق اور خدمت دین کے لئے دنیاوی جھمیلوں سے کلیۃً فارغ کر رکھا تھا اور آپ تھے کہ ان امور کی سرانجام دہی دینی فریضہ ہی سمجھتے تھے۔ دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتے تھے۔ اس کی قدرے تفصیل آگے بیان کروں گا یہاں ان کی ایک دیانتداری کی اعلیٰ مثال بھی بیان کے قابل ہے۔

جب ہمارے سکول سرکاری تحویل میں چلے گئے تو نصرت گرلز ہائی سکول میں ایک موقعہ پر ایک غیر احمدی کلرک تعینات ہوا۔ جو اپنے کام میں کلیۃً اناڑی تھا مگر ہیڈ مسٹریس صاحبہ احمدی تھیں۔ انہوں نے اپنے کلرک کو برادرم بشارت احمد صاحب کے گھر جملہ امور کی سرانجام دہی کے لئے بھجوایا۔ القصہ وہ آتا، بل وغیرہ بنواتا اور چلا جاتا۔ جھنگ سے بل منظور کروا کر سٹاف کی رقم لاتا اور تقسیم کرتا۔ ایک عرصہ کے بعد اس کلرک نے اصل کام تو نہ سیکھا۔ چپکے چپکے ہیڈ مسٹریس صاحبہ اور بشارت احمد صاحب کے جعلی دستخط کرنے سیکھ لئے اور نیشنل بینک چنیوٹ سے سٹاف کی تنخواہ نکلوا کر غائب ہو گیا۔ کچھ دن بعد آیا۔ ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے دریافت فرمایا تو اس نے کہہ دیا کہ اس دفعہ تو تنخواہ ماسٹر بشارت احمد صاحب نے نکلوائی ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ کے تو طوطے اڑ گئے۔ بتایا کہ ہرگز نہیں نکلوائی۔ مختصراً یہ کہ اس کلرک اور برادرم بشارت صاحب پر محکمانہ مقدمہ قائم ہو گیا۔ بڑے پریشان ہوئے کہ نیکیوں کا یہ کیا صلہ ملا ہے۔ کئی بار چنیوٹ عدالت میں جانا پڑا۔ خاکسار بھی لازماً ہمراہ ہوتا۔ چونکہ تہجد گزار اور دعا گو تو بہت تھے اور اپنی دیانتداری میں بھی مسلمہ حقیقت تھے مگر یہ ایک انہونی اور ناگہانی آفت جو آن پڑی تو دن رات اپنے رب کریم کے حضور بہت تڑپے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی گریہ وزاری کو قبول فرمایا اور خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ کلرک ایک روز غالباً ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے پاس آ کر اقبال جرم کرتا ہے اور معافی کا خواستگار ہوتا ہے اور معافی ملنے پر رقم واپس کر دیتا ہے۔ یوں اس کے اقبال جرم کے بعد کیس عدالت سے واپس لے لیا گیا اور ماسٹر بشارت احمد صاحب کی باعزت بریت ہوئی۔ اس سے جہاں آپ کی دیانتداری کی مثالی قائم ہوتی

ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے خداتعالیٰ پر کیسا غیر متزلزل توکل اور بھروسہ تھا۔

محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب نہایت غریب پرور انسان تھے۔ دل کھول کر صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ اپنے اور پرائے سب کے خیرخواہ تھے۔ لوگ اکثر آپ سے قرض وغیرہ بھی لیتے تھے جو آپ خوشدلی سے دے دیا کرتے تھے۔ بعض اوقات نقصان بھی اٹھاتے مگر صبر شکر کر کے بیٹھ رہتے۔ کوئی انضباطی کارروائی ہرگز نہ کرتے۔ خاکسار نے بھی بارہا ان سے ہزاروں کے حساب سے قرض لیا اور بروقت واپس کیا۔ ضمناً ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جس سے قرض دینے میں ان کی خلوص نیت کا پتہ ملتا ہے اور جو مجھ پر ان کا احسان عظیم بھی ہے۔ 1993ء میں میرے بڑے بیٹے ڈاکٹر فرید احمد احسن نے ایف آر سی ایس کا امتحان دینے برطانیہ آنا تھا۔ ویزا کے حصول کے لئے بینک سٹیٹمنٹ لگانا ہوتی ہے اور خاکسار کے اکاؤنٹ میں بمشکل ستر ہزار روپے تھے اور کوشش تھی کہ اسی ہزار مزید ہوں تو کم ازکم ڈیڑھ لاکھ کی بینک سٹیٹمنٹ لگا دی جائے۔ نیشنل بینک کے ایک سینئر آفیسر جو خاکسار کے شاگرد تھے نے چالیس ہزار روپے دینے کی حامی بھرتے ہوئے مزید چالیس ہزار کے انتظام کا کہا۔ خاکسار نے مجبوراً اپنے پیارے اور گہرے دوست بشارت احمد صاحب سے ذکر کیا تو فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مجھ سے ہی اسی ہزار مانگ لئے۔ کیوں ادھر ادھر کوشش کرتے رہے ہو۔ عرض کیا بار بار آپ سے لینا اس دفعہ مجھے سخت حجاب ہو رہا تھا کہ آپ کچھ محسوس نہ کریں۔ آپ نے محبت بھری خفگی کا اظہار کرتے ہوئے جھٹ سے اسی ہزار روپے کا چیک کاٹ دیا۔ عرض کیا صرف چالیس ہزار درکار ہیں۔ فرمایا نہیں وہ چالیس ہزار ابھی ان کو واپس کر دو اور میرے یہ اسی ہزار مہینے وغیرہ کی کوئی شرط نہیں جب ہوں گے واپس کر دینا۔ اندرون ملک اور بیرون ملک بیشمار دوستوں عزیزوں کی رقوم بطور امانت آپ کے پاس ہوا کرتی تھیں۔ جن کا آپ پائی پائی کا حساب رکھتے۔ سب کو بے پناہ آپ پر اعتماد تھا۔ خیر اگلے روز خاکسار نیشنل بینک کے ذاتی اکاؤنٹ کا اسی ہزار کا چیک کاٹ کر تسلی کے لئے دینے آ گیا کہ ایک ماہ بعد رقم نکلوا لیں نیز دلی شکریہ ادا کیا۔ فرمایا شکریہ کا کیا سوال ہے اور یہ چیک واپس لے جاؤ مجھے تم پر اعتماد ہے میری رقم جب دل کرے واپس کر دینا۔ القصہ ایک ماہ بعد رقم واپس کر دی۔ یوں آپ دوسروں کی خدمت اور مدد کر کے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے رہا کرتے تھے۔ میرا یہ بیٹا 1993ء سے ہی برطانیہ میں بطور ایسوسی ایٹ سپیشلسٹ کام کر رہا ہے اور ان کی نیکی کا صدقہ جاریہ ہے۔

ضمناً یہاں ایک لطیفہ بھی عرض کر دوں کہ جس سے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کے جذبہ کا پتہ لگتا ہے۔ ہوا یوں کہ سکول میں تنخواہ آئی۔ آپ اس روز رخصت پر تھے۔ کلرک نے خاکسار کے ہاتھ ان کی تنخواہ گھر بھجوائی جو کہ خاکسار دارالعلوم وسطی آنموصوف کے دولت کدے پر حاضر ہو کر ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں پہنچا آیا۔ اگلے روز آپ سکول آئے تو خاکسار سے مخاطب ہوئے۔ ''اعظم تو چنگا دوست ایں کہ ساڈے گھر لڑائی پوا دتی آ!!'' خاکسار حیران کہ وہ لڑائی کیسی پھر مسکرا کر فرمایا کہ آپ ساری تنخواہ میری بیگم کو دے آئے ہیں۔ میں تو اس میں سے چندوں اور ضرورت مندوں کا حصہ نکال کر باقی ساری تنخواہ بیگم کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہوں۔ آپ کا طریق تھا کہ چندوں کی بروقت ادائیگی کرنا اور ضرورت مندوں کو بروقت مدد دینا۔ فرمایا بعض دفعہ بیگم گھر پر نہ ہوں تو کوئی امداد مانگنے آ جائے تو اسے کیسے خالی ہاتھ لوٹاؤں۔ اکثر عورتیں یا مرد حاضر خدمت ہوتے کہ ماسٹر صاحب بجلی کے بل کی آج آخری تاریخ ہے پانچ صد روپے ادھار دے دیں۔ تنخواہ ملی تو واپس کر دیں گے۔ آپ فوراً بے دھڑک جیب سے نکال کر دے دیا کرتے۔ فوری مدد کی نیت سے کچھ رقم بیگم سے بچا کر رکھا کرتے ورنہ آپ کا گھرانہ ایک مثالی گھرانہ تھا۔ دونوں میاں بیوی میں گہری مطابقت تھی۔ نہایت سلیقہ اور سلجھاؤ تھا اور بجا طور پر جنت نظیر گھرانہ تھا۔

آپ اپنی تمام برادری میں چھتری کی طرح سایہ دار تھے۔ تمام بہن بھائیوں اور دور و نزدیک رشتہ داروں کو اس طرح زیر سایہ مجتمع رکھا ہوا تھا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے رکھتی ہے۔ تمام قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کے سلوک کی صفت کم لوگوں میں ہوتی ہے مگر آپ میں یہ خوبی اور یہ صفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ تمام بہن بھائی اور رشتہ دار حد درجہ آپ سے محبت رکھتے اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ بڑے ہی صائب الرائے تھے۔ لب و لہجہ نہایت نرم اور دھیما تھا۔ جب کسی سے بات کرتے تو ایسے متحمل مزاجی اور نفاست سے کہ ہر کوئی توجہ سے سنتا اور قدر کی نظر سے دیکھتا۔ دنیا میں غم اور خوشی ساتھ ساتھ ہی چلتے ہیں اور آپ کو ہر دو مواقع میں اخلاقی اقدار کا پاس ہوتا کہ یہ وقت کس طرح گزارنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت اعلیٰ فہم و ادراک ودیعت کر رکھا تھا۔ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا تو درکنار خفا ہونا بھی پسند نہ تھا۔ اول تو آپ سے کسی کا زیادتی کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہونا تھا لیکن اگر کوئی موقعہ ایسا ہوتا تو صبر اور درگزر سے کام لیتے تھے اور ہمیشہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے اور دوسروں کے حق میں بھی دعا کرتے۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کے لئے تو باپ کا درجہ رکھتے تھے اور ان سے بڑے بھائی کے ساتھ ساتھ باپ جیسی شفقت بھی کرتے اور کبھی کسی کو رنجیدہ نہیں کرتے تھے۔ نہایت نیک، مخلص، وفادار اور صدق شعار دوست تھے۔ دوستوں، عزیزوں پر بے دریغ خرچ کر دیتے تھے۔ فراخ دلی سے قرض دے دیا کرتے تھے۔ بعض بے وفا دوستوں سے نقصان بھی اٹھاتے مگر پھر بھی مدد کرنے سے گریز نہ کرتے۔ کسی دوست کی بے وفائی کا ذکر تک نہ کرتے۔ ایک بار ان کے دیرینہ دوست نے ان سے دس ہزار روپے قرض لیا۔ لمبا عرصہ واپس نہ کیا اور بار بار مطالبہ پر بھی وہ لیت و لعل سے کام لیتے رہے تو ان سے مانگنا ہی چھوڑ دیا۔ اس امر کا ایک بار خاکسار سے تاسف سے اظہار کیا۔ خاکسار کے کہنے پر کہ قضا میں کیس کریں تو فرمایا کہ نہیں۔ ان سے میرے پرانے تعلقات ہیں اس لئے معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتا ہوں۔ خاکسار بھی ان کو جانتا ہے وہ ایسے نہ تھے کہ اتنا چھوٹا قرضہ واپس نہ کر سکتے ہوں۔ مگر نا معلوم کہ انہوں نے کیوں ایسا کیا۔ پھر آپ نے مطالبہ کرنا ہی چھوڑ دیا۔ طبیعت میں بلا کا غنا تھا۔ کسی قیمت پر صبر و شکر کا دامن نہ چھوڑتے تھے۔

آپ میں یہ خوبی بھی اتم موجود تھی کہ جس سے دوستی کرتے۔ نہایت خلوص سے نبھاتے تھے خواہ انہیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔ مئی 1989ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار پر 298C کا مقدمہ بن گیا۔ علاوہ ازیں محکمانہ انکوائری بھی لگ گئی۔ محکمانہ انکوائری میں سکول کے استادوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ اعظم سکول کے بچوں اور والدین کو دعوت الی اللہ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دوسرے مسلمان مشاہیر کے ساتھ ملا کر مسلمان ظاہر کرتا ہے۔ بچوں میں دعوت الی اللہ کی بنیاد منارۃ المسیح کے سٹکر پر رکھی کہ یہ منارۃ المسیح کا سٹکر لا کر طلباء کو کاپیوں اور کتب پر چسپاں کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ انکوائری کے روز اس امر کا انکشاف ہوا جب الزامات کی فہرست کے ساتھ سٹکر پیش کر کے مجھ سے اس کا جواب طلب کیا گیا۔ خاکسار یہ سٹکر دیکھ کر یکدم ٹھٹھک سا گیا کہ ان لوگوں نے یہ سٹکر کہاں سے کیسے حاصل کر لیا ہے۔ انکوائری آفیسر جھنگ بھوانہ کے ایک ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کو بھی سمجھ نہ آئی کہ یہ کیا سٹکر ہے۔ خاکسار نے انکوائری آفیسر سے اجازت لے کر اپنے محبّ دوست بشارت احمد صاحب سے مشورہ اور راہنمائی چاہی۔ آپ فوراً دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ یہ منارۃ المسیح کا سٹکر نہیں ہے یہ تو مینار پاکستان کا سٹکر ہے جو کتب فروشوں کے پاس ہوتا ہے۔ ان دھوکا بازوں نے محکمہ کو دھوکا دیا ہے تب جب خاکسار نے وضاحت سے جواب لکھا تو انکوائری آفیسر نے نہایت شرمندگی کا اظہار کیا اور فوراً محکمہ کو میرے حق میں رپورٹ کر دی کہ تمام الزامات جھوٹے ہیں۔ مخالف نے دھوکا اور فریب سے کام لیا ہے۔ یوں میری ٹرانسفر ہوتے ہوتے باعزت رک گئی اور دشمن کو خفت اٹھانا پڑی۔ یہ میرے محبّ و محسن دوست کی فہم و فراست ہی تھی کہ معاملہ کی تہہ تک فوراً پہنچ گئے جہاں تک کہ کسی کی بھی نظر نہ گئی مگر بشارت صاحب مخالف کی فریب کاری کو جھٹ بھانپ گئے۔ بڑے ہی صاحب بصیرت اور صاحب بصارت تھے۔ اس واقعہ سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ ہمارا کیسے کیسے فریب کاروں سے واسطہ رہا ہے۔

مقدمہ 298C میں خاکسار کو چنیوٹ جھنگ اور ربوہ قریباً دو سال تک تاریخوں پر جانا پڑا۔ ہر پیشی پر برادرم بشارت احمد صاحب خاکسار کے ہمراہ ہوتے اور ہمہ وقت میری حوصلہ افزائی اور دلجوئی فرماتے۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعتی خدمات کی بھی بھرپور توفیق بخشی تھی۔ ایک لمبا عرصہ خدمت کرتے گزارا۔ خاکسار 1960ء میں احمدی ہوا۔ 1961ء میں ربوہ آ گیا۔ 1963ء میں دارالعلوم غربی میں اپنا مکان تعمیر کر کے رہائش اختیار کی۔ بعدہٗ محترم بشارت احمد صاحب بھی ہمارے محلّہ میں ہی اپنا مکان تعمیر کر کے رہائش پذیر ہوئے۔ جب تعداد بڑھی خدام الاحمدیہ تنظیم قائم ہوئی تو خاکسار کو دارالعلوم غربی کا پہلا زعیم خدام الاحمدیہ مقرر کیا گیا تو مکرم بشارت احمد صاحب مرحوم اور مکرم ماسٹر احمد علی صاحب عاملہ کے ممبر تھے۔ ہم تینوں حتی المقدور مجلس کے مفوضہ فرائض بجالاتے۔ پھر جب انصاراللہ میں گئے تو بھی برادرم بشارت احمد صاحب کا بھرپور ساتھ رہا۔ انصاراللہ مرکزیہ میں جب پہلی بار نائب قائد عمومی مقرر کیا گیا تو اس وقت مکرم میجر عبدالقادر صاحب مرحوم قائد عمومی تھے۔ ہم دونوں ان کی ہدایات پر پورا عمل کرتے۔ بعدہٗ وقت کے ساتھ ساتھ ہم دونوں کو مل کر مجلس انصاراللہ پاکستان میں مختلف قیادتوں کے تحت خدمت کرنے کا بھرپور موقعہ ملا۔ مثلاً قیادت تعلیم، قیادت تجنید، قیادت اشاعت، قیادت تعلیم القرآن، خاکسار اس امر کا گواہ ہے کہ بشارت احمد صاحب نہایت محنت سے کام سرانجام دیتے۔ وقت کی پابندی کا بڑا خیال رکھتے۔ کام کرتے ہرگز تکان کا اظہار نہ فرماتے تھے۔ نہایت ہی خوشگوار طبیعت پائی تھی۔ پاکیزہ مزاح بھی فرماتے جس سے مجلس کھل کھلا اٹھتی۔ ایک بار محترم ناظم صاحب وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے ہمیں ربوہ، احمد نگر میں چندے کی وصولی اور ایزادی کے لئے بھجوایا۔ احمد نگر کے صدر صاحب نے ہمیں پیغام دیا کہ گرمیوں کے دن ہیں اگر آپ لوگ ناشتہ ہمارے ساتھ احمد نگر آ کر کریں تو بروقت کام شروع کیا جاسکتا ہے۔ ہم دونوں نے حامی بھر لی۔ مقررہ وقت پر ہم سیکرٹری صاحب مال احمد نگر کے گھر پر

تھے جہاں صدر صاحب بھی موجود تھے۔ ناشتہ کی میز پر احمد نگر میں دستیاب کھانے کی ہر چیز چنی گئی، لسی، دہی، مکھن، انڈے، سویا، دیسی گھی کے پراٹھے، نان اچار، سرسوں کا ساگ، حتیٰ کہ رس تک موجود تھے۔ اور شاید اور بہت کچھ۔ ناشتہ سے لطف اندوز ہونے کے بعد ہم نے گھر گھر جانا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے کام میں بہت برکت بخشی۔ نماز ظہر کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ صدر صاحب نے خاکسار سے کہا کہ نماز ظہر کے بعد کھانے میں کیا پسند کریں گے۔ مرغ پلاؤ یا حلوہ وغیرہ۔ عرض کیا بشارت صاحب میرے بڑے بھائی ہیں ان سے پوچھ لیں۔ کیوں بشارت صاحب فرمائیے کیا پسند کریں گے۔ مرغ پلاؤ یا کچھ اور۔ بشارت صاحب نہایت متبسم لہجے میں بولے۔

"دوپہر نوں وی جے ناشتہ ہی ہو جاوے تے فیر کی گل اے۔" یہ سن کر ہم سب کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ تو اس طرح شگفتہ مزاجی کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے حد درجہ پابند تھے۔ باجماعت نماز کو اولیت وفوقیت دیتے اور اپنے محلّہ کی بیت الذکر میں باجماعت نماز کے لئے جانے کو ہمیشہ ترجیح دیتے۔ محلّہ کی مجلس عاملہ کے بھی ممبر ہوا کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ نماز اپنے محلّہ میں پڑھنے سے بہت سے جماعتی کام کرنے میں سہولت رہتی ہے۔ اکثر احباب سے بیت الذکر میں مل کر کام لیا جاسکتا ہے۔ جس سے وقت بھی بچ سکتا ہے۔

لمبا عرصہ شوگر کا عارضہ لاحق رہا جو بڑھتے بڑھتے انسولین تک آن پہنچا۔ خاکسار کا چھوٹا بیٹا ڈاکٹر محمود احمد ساجد الائیڈ ہسپتال میں رجسٹرار تھا۔ ہر اتوار اسے گھر بلواتے۔ دوائی وغیرہ تجویز کرواتے اور اس کے مشورہ اور تجویز پر عمل کرتے اور تسلی پاتے۔ اکثر فون کر کے بلوا لیتے۔ خاکسار کو کہہ رکھا تھا کہ جب بھی محمود آئے اسے میرے پاس ضرور بھجوانا۔ بیٹا جاتا، چیک کرتا، نسخہ تجویز کرتا اور اسے چائے وغیرہ پلائے بغیر ہرگز نہ آنے دیتے۔ بہت دعائیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے ہی دعا گو تھے۔ نماز تہجد کے بھی حد درجہ پابند تھے۔ سفر و حضر میں نماز تہجد بھی ضرور ادا کرتے۔ کئی بار محکمانہ سالانہ امتحانات میں خاکسار کو بھی اپنے ساتھ لے جایا کرتے اور جہاں ہم قیام کرتے باجماعت نماز ادا کرتے۔

بڑی ہمت والے تھے۔ کینسر کے موذی مرض کا بڑی ہمت اور حوصلے سے مقابلہ کیا۔ بیٹے اور بیٹیوں کے علاوہ بھائیوں نے بھی دن رات خدمت کا حق ادا کر دیا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور سب عزیز و اقارب کو سوگوار چھوڑ کر ابدی نیند سو گئے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ اپنی مغفرت، رحمت اور شفقت کا سلوک فرمائے۔ اپنا قرب نصیب فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی تمام نیکیوں کو ان کے تمام عزیز و اقارب میں بھی ودیعت فرمائے۔ خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

روزنامہ الفضل کے علاوہ سلسلہ کی کتاب کا مطالعہ کا بھی بے حد شوق تھا۔ بڑا گہرا اور وسیع مطالعہ تھا۔ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے دور میں مرکزی سہ ماہی امتحانات میں بڑے شوق ذوق سے شمولیت فرماتے۔ انصاراللہ کے ان امتحانات میں جب دو تین بار خاکسار کے خصوصی گریڈ ملنے پر دریافت فرمایا کہ پرچہ تو میں بھی باقاعدہ حل کر کے بروقت جمع کرواتا ہوں۔ تم کیسے پرچہ حل کرتے ہو کہ پوزیشن آجاتی ہے۔ عرض کیا کہ خاکسار تو باقاعدہ میٹرک اور ایف اے کے طالب علم کی طرح عنوانات اور سرخیاں دے کر اور نفس مضمون کے خاص حصہ کو جلی حروف میں نمایاں کر کے حتی المقدور خوشخط لکھتا ہے۔ فرمانے لگے اب سمجھ آئی۔ اس کے بعد خاکسار کو مات دے دی اور پھر ہر امتحان میں روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ میں خصوصی گریڈ کے حامل احباب میں آپ کا نام بھی ہوتا۔ کئی بار تو پورے پاکستان کی جملہ مجالس میں دوم، سوم بھی آئے۔ اس طرح ان کے اندر مسابقت کی روح نمایاں تھی۔

گوناگوں مصروفیات کے باوجود ایسے چھوٹے بڑی جماعتی کاموں کے لئے ضرور وقت نکال لیتے تھے اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے۔ محلّہ میں یا جماعتی سطح پر جہاں کہیں بھی وقار عمل ہوتا۔ اس میں بھی ضرور شرکت فرماتے اور اختتام تک موجود رہتے۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ ایک وقت میں محلّہ کی مجلس عاملہ کے بھی سرگرم ممبر تھے۔ ادھر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ میں خدمت تفویض تھی اور پھر انصاراللہ پاکستان میں بھی خدمت بجالاتے تھے اور یہ سالہا سال کا معمول رہا۔ کسی جماعتی اعلیٰ عہدیدار کو کام کرنے سے معذرت نہ کرتے تھے۔ جوں توں وقت نکال لیتے۔ ان تھک محنت کے عادی تھے۔ جب تک ہمت رہی صبح کی سیر پر بھی دوام رکھا۔ خاکسار سے بھی کہتے کہ صبح کی سیر کیا کریں۔ سکون اور فرحت ملتی ہے۔ عرض کرتا ہے کہ میری سیر صبح گھر گھر جا کر چندہ وصول کرنے سے ہی ہو جاتی ہے۔ فرماتے یہ سیر نہیں ہوتی۔ سیر سیر کی نیت سے خالی ذہن ہو کر کی جائے تو مفید ہوتی ہے۔

خلافت سے بھی والہانہ عشق تھا۔ مقام خلافت کو اچھی طرح جانتے تھے اور ہمیشہ دربار خلافت میں عریضہ لکھ کر دعاؤں کے طالب ہوتے۔ جب مشیت ایزدی سے دربار خلافت برطانیہ میں سجنے لگا تو باقاعدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھتے۔ خاکسار کو انگریزی درست لکھنا نہ آتا تھا۔ درجن بھر لفافے لے کر آپ سے حضور پُرنور کا ایڈریس لکھواتا۔ اردو میں آپ کا خط نستعلیق تو تھا ہی مگر انگریزی کا خط بھی ایسا کہ موتی پروئے ہوں اور کبھی نہ کہا کہ یہ معمولی معمولی کام تو خود کر لیا کرو۔ ہرگز نہیں۔ کبھی ایسا سوچ بھی نہ سکتے تھے کیونکہ ان کی سوچ بہت بلند اور نرالی تھی۔ خاکسار حیران ہوتا کہ ایڈریس ان کو زبانی یاد ہے۔ گو کہ اب عاجز نالائق کو بھی یاد ہو گیا ہے۔ بہرکیف بتانے کا مقصود یہ ہے کہ محترم ماسٹر صاحب موصوف ہر کام کو نیکی اور ثواب ہی سمجھتے تھے۔

1993ء میں جب "ایم ٹی اے" کے آسمانی مائدہ کا اجراء یا نزول ہوا۔ تو حسن اتفاق کہ محکمہ تعلیم کی طرف سے کچھ بقایا کی رقم ملی۔ برادرم بشارت احمد صاحب کو ایک ہزار روپے اور عاجز کو ساڑھے سات صد روپے۔ آپ نے فوراً یہ ساری رقم "ایم ٹی اے" کی مد میں ادا کر دی۔ ان کی تحریص سے خاکسار نے بھی ساری رقم ایم ٹی اے کی مد میں دے دی۔ ابتدا میں "ایم ٹی اے" کی انتظامیہ اس مد میں چندہ دینے والوں کے اسماء بھی نشر کرتی تھی۔ خاکسار نے دونوں کے نام شام کو کسی کے گھر میں سنے کیونکہ ان دنوں عاجز کے گھر ڈش کی استطاعت نہ تھی۔ اس طرح آپ نیکیوں کا نمونہ بھی قائم فرماتے۔

طلباء کو دوران تدریس بدنی سزا ہرگز نہ دیتے۔ عموماً جماعت نہم دہم کلاسز میں انگریزی، اردو، ہسٹری، مطالعہ پاکستان آپ کے مضامین ہوتے۔ پوری محنت اور تندہی سے پڑھاتے۔ باقاعدہ کام چیک کرتے۔ کام چور طلباء کو تنبیہ کرتے۔ ذہین طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ طلباء آپ کا بے حد احترام کرتے۔ طلباء اپنے دل کی بات کہتے ہوئے آپ سے نہ ڈرتے تھے مگر احترام کا پہلو ہرگز نہ چھوڑتے۔ آپ کے نتائج بہترین آیا کرتے۔ بڑے جفاکش تھے تمام امور کو ساتھ ساتھ نمٹانے کے خُوگر اور عادی تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برادرم بشارت صاحب کی محکمہ تعلیم میں بھی بڑی واقفیت تھی۔ خاص طور پر جھنگ اور فیصل آباد کے تمام سکولوں کے اساتذہ سے بہت واقفیت تھی۔ 1989ء میں جب خاکسار پر محکمانہ انکوائری لگی تو بھوانہ جھنگ کے ایک دیہاتی سکول کے ہیڈ ماسٹر خاکسار کے انکوائری آفیسر مقرر ہوئے۔ ان سے ملنے کا پروگرام بنایا تو بشارت صاحب نے مجھے بتایا کہ وہاں سیکنڈ ماسٹر احمدی ہیں ان سے ملتے ہیں۔ ایک شام ان سے ملے تو انہوں نے بشارت صاحب کو یقین دلایا کہ آپ لوگ فکر نہ کریں۔ کچھ نہیں ہوگا اور پھر کچھ نہیں ہوا۔ خاکسار کی ربوہ میں پروموشن میں مخالف لوگ دس سال تک اڑے رہے۔ ایک روز بشارت صاحب خاکسار کو لے کر فیصل آباد میں مقیم ٹیچرز یونین کے صدر کے پاس گئے کہ مدد کریں۔ صدر یونین بشارت صاحب سے ایسے تپاک سے ملے کہ جیسا ان کا کوئی بڑا آفیسر آ گیا ہے۔ القصہ برادرم بشارت صاحب کی وجہ سے یونین نے بھی محکمہ تعلیم پر دباؤ بڑھایا کہ اعظم کا حق ان کو دیا جائے۔

ربوہ میں جب تک جلسہ سالانہ کا انعقاد رہا۔ آپ خوشدلی سے ہمہ وقت ڈیوٹی پر موجود رہتے۔ آپ کی ڈیوٹی اکثر مہمان نوازی کے شعبہ میں ہوتی۔ ہر کام بڑے نظم و ضبط سے کرتے۔ بڑے سلیقہ مند تھے۔ کھانا کھلانے کے دوران ہمہ وقت مہمانوں کی قیام گاہوں میں موجود رہ کر پوری نگرانی فرماتے۔ مہمانوں کو ذرا بھر تکلیف نہ ہونے دیتے۔ ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آتے۔ بناوٹ اور تصنع ہرگز نام کو بھی نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ شفقت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور راہ میں نہ روکے۔ شتاب جانے دے۔ حساب نہ لے۔ بے حساب جانے دے کہ یہ اللہ کا بندہ سب سے بے حساب محبت کا سلوک کرتا تھا۔ اے سب کے محسن۔ جا تیرا اللہ بیلی اور تیرے پسماندگان کا رب راکھا۔ آمین

بقیہ صفحہ 6 گلی کی صفائی

بقیہ صفحہ 6

کروایا جائے۔

5۔ پلاسٹک کے لفافے جو ماحول کو آلودہ کرتے ہیں ان کا استعمال کم سے کم کیا جائے

6۔ چین میں ایک جگہ ہے جہاں سب اپنے گھر کے باہر صفائی کرتے ہیں اور سڑکیں بھی صاف کرتے ہیں اگر ہم بھی یہ ارادہ کریں کہ ہر گھر اپنے سامنے کے حصہ کی صفائی کرے گا، نہ صرف اپنی بلکہ اگر سامنے والے گھر یا ہمسایہ میں کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہے تو ان کے گھر کے آگے بھی صفائی کریں گے تو اس طرح ایک خوبصورت صاف ستھرا شہر آنے والے مہمانوں کو غریب دلہن کی طرح سجا ہوا نظر آئے گا۔

7۔ اگر کہیں سڑک خراب ہے تو اس پر خود سے مٹی یا ملبہ نہ پھینکوائیں۔ اس سے سڑک بدنما بھی لگتی ہے اور بارش میں مزید خراب ہو جاتی ہے۔

8۔ نالیاں بناتے وقت ان کا لیول ایسا رکھیں جن میں سے پانی گذر سکے۔ پانی کسی کے رستہ کی روک نہ بنے۔ اسی طرح گند کو مقررہ جگہ پر ڈسٹ بن کے اندر پھینکوائیں اور اگر کوئی باہر پھینکے تو اسے پیار سے سمجھا دیں کہ ڈسٹ بن کے اندر گند پھینکو۔

گلی کی صفائی

گلیوں میں کوئی گند نظر نہیں آنا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور جہاں تک تیرے کپڑوں (یعنی قریبی ساتھیوں) کا تعلق ہے تُو (انہیں) بہت پاک کر۔ اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیّۃً الگ رہ۔ (المدثر:6,5)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لعنتی امور سے بچنا چاہئے یعنی عوامی گزرگاہ پر گندگی پھیلانا، سڑکوں پر گندگی پھیلانا اور سایہ دار مقامات پر گند پھیلانا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر 26)

حضرت یحییٰ بن حبانؓ بیان کرتے ہیں حضرت معاذ بن جبلؓ ایک آدمی کے ہمراہ کسی شخص کی عیادت کے لئے گئے۔ رستہ میں حضرت معاذؓ جو بھی ایذاء رساں چیز دیکھتے اسے پکڑ کر راستہ سے ہٹا دیتے۔ اس پر وہ شخص (جو آپ کے ساتھ تھا) معاذؓ سے آگے نکل گیا اور جب اسے کوئی تکلیف دہ چیز نظر آتی تو اسے راستہ سے دور کر دیتا۔ حضرت معاذؓ نے اس سے پوچھا تجھے ایسا کرنے پر کس نے اکسایا ہے۔ تو اس نے جواب دیا میں نے ابھی ابھی آپ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ حضرت معاذؓ نے اسے بتایا کہ جو راستہ سے ایذاء رساں چیز دور کرتا ہے اس کے بدلہ میں اس کی نیکی لکھی جاتی ہے اور جس کیلئے نیکی لکھ دی جاتی ہے وہ جنت میں جائے گا۔

(التحاف الخیرۃ المہرہ، باب نمبر 25 حدیث نمبر 1270)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''محلوں میں بڑا گند ہوتا ہے غیر لوگ جب دیکھتے ہوں گے تو باہر جا کر کیا کہتے ہوں گے کہ یہ احمدی تقریریں کرتے وقت تو کہتے ہیں قرآن مجید کا حکم ہے صفائی کرو اور گندگی سے بچو لیکن ہم نے ان کے محلے دیکھے ہیں بدبُو کے مارے ان میں سے گزرا نہیں جاتا۔ متعفن نالیاں ہیں، راستوں پر گند پڑا رہتا ہے اور کوئی صفائی نہیں کرتا۔ میں نے توجہ دلائی تھی کہ محلے والے مل کر اس گند کو دُور کریں اور گڑھے وغیرہ پُر کر کے جگہیں ہموار کر دیں۔ آخر لوگ روٹیوں کی دعوت کھانے کے لئے جاتے ہیں یا نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کام کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے اور وہ نہ آئیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک دن دارالرحمت والے سارے شہر کی دعوت کر دیں اور کہیں آؤ سب مل کر ہمارے محلّہ کی صفائی کرو، پھر کسی دن دارالفضل والے سب شہر کو بلالیں کہ آؤ ہمارے محلّہ کی صفائی کر دو۔ آخر کیا وجہ ہے کہ روٹی کی دعوت میں تو ہم جاسکتے ہیں لیکن کام کی دعوت میں ہم نہیں جاسکتے۔''

(فرمودہ 24 رجنوری 1936ء از خطبات محمود جلد 17)

پھر فرمایا ''اگر ہر محلّہ میں لوگ اپنے اپنے دروازوں کے آگے گند جمع نہ ہونے دیں تو اس طرح بھی بہت حد تک صفائی ہوسکتی ہے۔ ان امور کی طرف توجہ نہ کرنے کے نتیجہ میں کتنی بیماریاں ہیں جو آتی ہیں۔ ہیضہ، طاعون، ٹائیفائڈ وغیرہ سب بیماریاں گندگی سے ترقی پاتی ہیں اور غلاظت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کئی دفعہ صحابہ سے اس قسم کا کام لے لیا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے حکم دیا کہ آوارہ کُتّے مارو چنانچہ صحابہ کُتّے مارتے رہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر ایک کانٹا بھی راستہ سے ہٹا دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملتا ہے۔ جب راستہ سے کانٹا ہٹانے والے کا ثواب ہے تو یہاں جو ڈھیروں ڈھیر غلاظت پڑی ہوتی ہے کیا اسے دور کرنے کا ثواب نہیں ہوگا۔''

(خطبات محمود جلد 15 خطبات 1935ء صفحہ 628)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''گھر کا جو ماتھا ہے وہ صاف ہونا چاہئے جس طرح ہمارے چہرہ پر نجاست لگی ہوئی ہو تو دیکھنے والے اسے پسند نہیں کریں گے اور نہ آپ اس کو پسند کریں گے اسی طرح آپ کے گھر کا جو فرنٹ ہے اس کا جو چہرہ (ماتھا) ہے وہ بھی آپ ہی کا چہرہ ہے اسے صاف رکھنا چاہئے بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر کے اندرونے حصہ کو صاف کرتے ہیں تو کُوڑا کرکٹ عین دروازہ کے سامنے پھینک دیتے ہیں کُوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے اگر کوئی انتظام نہیں تو وہ ہونا چاہئے اور اگر ہے تو گند اسی جگہ پھینکنا چاہئے جہاں ایسا کرنے کے لئے انتظام کیا گیا ہے اور اگر پہلے سے کوئی انتظام موجود نہیں تو جماعتی نظام کو یا دوسرے جو نظام ہیں ان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہئے اور کہنا چاہئے کہ ایسا انتظام کرو کہ ہماری گلیوں میں گندگی نہ ہو۔ پھر گلیوں کی نالیاں بھی صاف رکھنی چاہئیں پھر صرف ظاہری پاکیزگی ہی اصل چیز نہیں بلکہ یہ تو ایک علامت ہے ایک ذریعہ ہے اندرونی پاکیزگی کا اس لئے دل کے خیالات پاک ہونے چاہئیں آنکھیں پاک ہونی چاہئیں...... زبان پاک ہونی چاہئے...... زبان اور مکان کے ماحول کی پاکیزگی کی ذمہ داری مقامی نظام پر ہے...... اور جو اپنی عمر کے لحاظ سے خدام ہیں ان کے نفوس کی اور ان کے جسموں کی ظاہری صفائی اور پاکیزگی اور محلے کی گلیوں کی صفائی اور پاکیزگی کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ہے اور گھروں کے اندر کی صفائی اور پاکیزگی کی ذمہ داری اس شخص پر ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر کا راعی قرار دیا ہے یعنی صاحب خانہ کی۔ اگر وہ اپنی اس ذمہ داری کو نہیں نبھاتا تو وہ نظام کے سامنے جواب دہ ہوگا ...... سڑکوں کی صفائی کی ذمہ داری ...... خدام الاحمدیہ پر ہے گھروں کے اندر کی جو صفائی ہے وہ مالک خانہ کی ذمہ داری ہے ربوہ میں رہنے والا ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے ماحول کو گندہ نہ ہونے دے...... بازاروں کی ناپاکی جو ہے وہ بھی دور ہونی چاہئے بعض دکاندار کھانے کی بعض ایسی چیزیں بیچتے ہیں جنہیں ...... کھانے والے ان کی دوکانوں پر ہی کھاتے ہیں اور چھلکوں کو وہیں پھنک دیتے ہیں......غرض شہر کو صاف رکھا جائے تا...... جو لوگ ربوہ آئیں وہ ظاہری طور پر بھی ایک نہایت پاکیزہ شہر میں داخل ہو رہے ہوں پاکیزہ دل شہر میں بسنے والے ہوں پاکیزہ زبانیں اس فضا میں باتیں کرنے والی ہوں پاک آنکھیں اس ظاہری روشنی سے فائدہ اٹھا رہی ہوں روحانی آنکھیں پاکیزگی پھیلانے والی ہوں...... پس ساری جماعت ایک ہو کر اس مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں رہے جس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس جماعت کو قائم کیا ہے''۔

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 1968ء خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 367 تا 378)

پھر فرمایا:

''جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے۔ پس ربوہ کے محلے یہ انتظام کریں کہ کم از کم ہر جمعہ کو (اس کے علاوہ اور دنوں میں بھی عصر کے بعد ہوسکتا ہے) محلوں کی صفائی کی طرف خصوصی توجہ دیں اور ''مانج کوچ'' کر اسے بالکل صاف ستھرا شہر بنا دیں۔ یہاں کوئی گند اور کوئی ایذا سڑکوں پر نظر نہیں آنی چاہئے۔ ...... بہرحال صفائی ہونی چاہئے اور سڑکوں پر کوئی گند نظر نہیں آنا چاہئے۔ گلیوں میں کوئی گند نظر نہیں آنا چاہئے۔ نالیوں میں کوئی گند نظر نہیں آنا چاہئے''۔

(خطبہ جمعہ 25 رنومبر 1977 از خطبات ناصر جلد ہفتم ص 276)

حدیث میں آتا ہے کہ: حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے۔ جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ ابواب الزہد باب الحکمۃ)

دنیا کے کئی ممالک ایسے ہیں جہاں باہر کی صفائی کے حوالے سے بڑے سخت قوانین ہیں۔ یہ حکمت اور دانائی تو ہمیں آنحضرت ﷺ نے سکھائی ہے مگر آج اس پر ہم سے زیادہ باہر کے لوگ عمل کر رہے ہیں۔ آج ہمیں اپنے گم شدہ سرمایہ کو واپس لینا ہے۔

سنگاپور میں یہ قانون ہے کہ اگر کوئی سڑک یا رستے میں تھوکے یا چیونگم چبا کر پھینک دے تو اس پر کئی سو ڈالر جرمانہ کرتے ہیں۔ دوسری دفعہ جرمانہ دوگنا کر دیتے ہیں اور تیسری بار جرمانہ کے ساتھ سزا بھی دیتے ہیں۔

دبئی میں اگر کوئی گھر کی تعمیر کے دوران ملبہ یا تعمیراتی سامان سڑک پر پھینک دے تو اسے پانچ ہزار درہم جرمانہ کیا جاتا ہے۔ سڑک پر چلتے ہوئے کسی قسم کا گند پھینکنے پر 500 درہم جرمانہ ہے۔ ڈسٹ بن سے باہر گند پھنکنے پر 5000 درہم جرمانہ ہے جو ایک لاکھ تیرہ ہزار روپیہ بنتا ہے۔ وہاں ٹینکر گندا پانی نکال کر مقررہ جگہ پر پھینکتا ہے۔ اس جگہ لمبی لائنیں لگی ہوتی ہیں اور بعض اوقات 24 گھنٹہ بعد باری آتی ہے۔ اگر کوئی ٹینکر مقررہ جگہ کے علاوہ کہیں اور گند پھینک دے تو اسے ایک لاکھ درہم جرمانہ ہوتا ہے۔ یعنی 22 لاکھ روپے جرمانہ ہے۔ اور ایک ماہ کے لئے ٹینکر بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی کا سپٹک ٹینک لیک ہو جائے تو ایک ہزار سے پانچ ہزار درہم تک جرمانہ ہوتا ہے۔

یہ تمام تفصیل بتانے کا مقصد یہ ہے اب ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم نے قانون کے ڈر سے اور جرمانے کے خوف سے صفائی کو اختیار کرنا ہے یا آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ نرم اور خوبصورت تعلیم پر عمل کرنا ہے جس میں رستے سے کانٹا ہٹانے والے کو جنت کی بشارت دی گئی۔ بلکہ اسے اس عمل پر بخش دیا گیا۔

ہمیں دی گئی تعلیم اور ہمارا نظام باہر کے نظام سے بہتر ہے۔ ہم نے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ ہمارا صفائی کا معیار باہر کے ملکوں سے اعلیٰ اور بہترین ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل امور کا ہمیں خیال رکھنا ہے۔

1۔ ہم جائزہ لیں کہ ہمارے گھر کے آگے نالی خراب تو نہیں، اس کا پانی اور نکاس صحیح ہے، اس میں سے بدبو تو نہیں آرہی، کسی آنے والے مہمان کے لئے تکلیف کا باعث تو نہیں۔

2۔ کسی صورت گھر کے آگے ملبہ اکٹھا نہ کریں اور جب ملبہ اٹھوائیں تو ٹرالی والے کی نگرانی کریں کہ وہ ملبہ کہاں پھینکتا ہے۔ بعض اوقات وہ ملبہ تو اٹھا لیا جاتا ہے مگر کسی سڑک کے کنارے پھینک دیا جاتا ہے۔

3۔ تعمیر کے لئے ریت بجری اینٹ وغیرہ بھی سڑکوں پر مت رکھوائیں۔ اول تو سامان ساتھ ساتھ منگوائیں جو ایک دو دن میں لگ جائے اور وہ بھی اپنے گھر کے اندر ہی رکھیں۔ بغیر اجازت گھر کے باہر سامان نہ رکھوائیں۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو باقاعدہ اجازت حاصل کریں۔ اسی طرح بعض اوقات سڑک پر سیمنٹ ریت مکس کرنے لگ جاتے ہیں جس سے سڑک جو قومی امانت ہے تباہ ہو جاتی ہے۔ اس سے بھی گریز کرنا چاہئے۔

4۔ گھروں کے ریمپ ایسے نہ بنائے جائیں جو رستے میں رکاوٹ کا باعث بنیں۔ ریمپ بنانے کے لئے اصول یاد رکھیں۔ ریمپ کی ڈھلوان سڑک کے کنارے لگے پودوں سے آگے نہیں جانی چاہئے۔ صدران محلّہ اس بات کی نگرانی کریں کہ کوئی بھی نیا ریمپ غلط نہ بنے اور جو بن چکے ہیں انہیں ٹھیک

باقی صفحہ 5 پر

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرَا...... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔'' آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلباء اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ قوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 321 7700833

0092 333 6706649

E-mail:

assistance@nazarattleem.org

URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ محترمہ شاہدہ حیات صاحبہ کہکشاں کالونی ربوہ کے بڑے بیٹے مکرم یاسر حیات صاحب لیکچرار نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ اور بہو مکرمہ مریم گل صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 5 مئی 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے جاذب حیات نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب صدر جماعت و امیر حلقہ لالیاں کا پہلا پوتا اور مکرم محمد اکرم صاحب صدر جماعت بھیرہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد انور نسیم صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم منیر اقبال صاحب اکاؤنٹنٹ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 6 اپریل 2013ء کو دفتر نمائش کمیٹی ربوہ کے لان میں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے محترمہ سنبل محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب بشیر آباد ربوہ کے ہمراہ مبلغ 84 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اگلے دن پارک دار الیمن شرقی احسان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بھی محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے ہی دعا کروائی۔ دلہا محترم محمد صدیق صاحب مرحوم دار النصر شرقی نور کا پوتا اور محترم مبارک احمد صاحب آف دار النصر شرقی نور ربوہ کا نواسہ ہے۔ دلہن مکرم محمد اسماعیل صاحب کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت، مثمر بثمرات حسنہ اور دونوں کو احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ولادت

مکرمہ صبیحہ نسیم صاحبہ دار العلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عطاء القدوس عمر صاحب کامران شوز، مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ کو مورخہ 25 اپریل 2013ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام ملیحہ قدوس عطا فرمایا ہے۔ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہونے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ بچی مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کی نواسی، مکرم عبدالغفور نسیم صاحب سیکرٹری تحریک جدید دار العلوم غربی صادق کی پوتی، مکرم عبدالرشید انور صاحب اور حضرت مولانا غلام احمد بدوملہوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر، خادمہ دین، نیک قسمت اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نعیم احمد صاحب ولد مکرم ارشد علی خان صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی صوفیہ نعیم عمر 9 ماہ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب سے بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نابینا افراد کی مدد کریں

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری جنرل مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

آنکھوں کی نعمت سے مالا مال افراد کو نابینا افراد کی مدد کرنا فرض ہے۔ اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ان کی کام کے سلسلہ میں رہنمائی کی جائے۔ اس سلسلہ میں اطلاعاً تحریر ہے کہ مجلس نابینا ربوہ کے ایک رکن مکرم رحیم اللہ صاحب دار الصدر شمالی ہدیٰ ربوہ کرسیوں اور چارپائیوں کی بنتی کا کام کرتے ہیں۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں۔ فون نمبر برائے رابطہ:

0333-9792754 0332-7074079

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

17 مئی 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 11؍اپریل 2004ء
7:05 am	اعتراضات کا جواب کتاب چشمہ معرفت
7:55 am	جاپانی سروس
8:15 am	ترجمۃ القرآن کلاس 9 ستمبر 1996ء
9:20 am	کسر صلیب
10:00 am	لقاء مع العرب 6 جون 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 12؍اپریل 2004ء
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مئی 2013ء (ریکارڈنگ)
6:15 pm	سیرت النبیؐ
7:05 pm	تلاوت قرآن کریم
7:20 pm	یسرنا القرآن
7:50 pm	بنگلہ پروگرام
8:50 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مئی 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

18 مئی 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:30 am	خطبہ جمعہ LIVE
3:50 am	دینی وفقہی مسائل
4:30 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت
5:40 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:00 pm	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع 18 ستمبر 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال وجواب 15 جون 1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	حضور انور کے اعزاز میں ریسپشن (Reception)

19 مئی 2013ء

2:35 am	راہ ہدیٰ
4:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:20 am	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
9:10 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:55 am	لقاء مع العرب 12 جون 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	چلڈرن کلاس
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب 5 ستمبر 1998ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	چلڈرن کلاس
9:20 pm	یسرنا القرآن
9:50 pm	کسوٹی
10:30 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا LIVE

20 مئی 2013ء

2:45 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حیات مبارکہ
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	چلڈرن کلاس
7:30 am	پُرکشش کینیڈا
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء
9:15 am	کسوٹی
9:55 am	لقاء مع العرب 13 جون 1996ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	دارالبرکات بیت الذکر کا افتتاح یکم؍اکتوبر 2004ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
2:10 pm	فرنچ پروگرام 16 مارچ 1998ء
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	تامل سروس
4:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	ان سائیٹ
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2007ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	تامل سروس
8:35 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:00 pm	راہ ہدیٰ 17 مئی 2013ء
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دارالبرکات بیت الذکر کا افتتاح یکم اکتوبر 2004ء

موسم گرما کی آمد پر لان ہی لان
اٹھوال فیبرکس
گل احمد لان، کرسٹل اتحاد، بجوہ لان،
فردوس لان، سوسن لان، چکن بریزا
نیز شال کی زبردست ورائٹی چیلنج ریٹ کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ پاکستان
الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

ربوہ میں طلوع وغروب 10 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56

ضرورت مینیجر

سندھ میں میر پور خاص کے قریب واقع ماڈرن زرعی فارم کے لئے مینیجر کی ضرورت ہے۔ امیدوار ترجیحاً ریٹائرڈ فوجی آفیسر ہونا چاہئے۔ عمر کم و بیش 45 سے 50 سال کے درمیان ہو۔ درخواستیں اپنے ضلعی امیر صاحب کے تعارف کے ساتھ فوری طور پر درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
پوسٹ بکس نمبر 4766 کراچی 74000

تعطیل

مورخہ 11 مئی 2013ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

کبھی کسی کا برا نہیں سوچا
وردہ فیبرکس
گل احمد، عالی شان P4 کلاسک لان
Hajiba لان 4P داؤد کلاسک لان اتحاد لان
047-6213883
03336711362 عاطف احمد

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔ بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس
0345 / 0321 4866677
0333-6708024, 042-37418584

FR-10